

قیمت سالانہ ے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے - ۱۹ - اپریل ۱۹۱۸ء | نمبر ۱۶

گلدستۂ اخبار

یادہ موں کی کانفرنس میں کہا گیا ہے کہ ممکن ہے کہ ۱۰۰ میل اثر رکھنے والی توپ بنا ڈالی جائے

مسٹر ہارکورٹ بٹلر نے حال ہی میں بنارس میں تقریر کرتے ہوئے مستند طور پر اس افواہ کی تردید کر دی ہے کہ ہندوستان دشمن کے یورش کے موجودہ خطرہ میں ہے

روس کا بالٹک بیڑہ ہیلسنگفورس سے روانہ ہو کر کرانسٹڈٹ کو چلا گیا ہے

دریائے فرات واقعہ مسوپوٹامیہ پر اب دشمن کی کوئی جمعیت نہیں رہی

سیلون میں گورنمنٹ نے پٹرول پر قبضہ کر لیا ہے اور تمام فروختگی کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

گڑھوال میں بارش نہ ہونے کے سبب سے گرانی ہے اس گرانی کے سبب سے سرکار نے بدری ناتھ اور کیدارناتھ کی یاترا بند کر دی ہے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کر دیا ہے کہ ایک ساورن (پونڈ) کی قیمت ۱۳ روپیہ ۱۲ ر ہو گی۔

لاہور میونسپلٹی کے متعلق گذشتہ سال چنگی سے ۷۰۰،۱۰۰۰ ا لاکھ روپیہ آمدنی ہوئی

آگرہ میں پلیگ زور شور سے پھیل رہی ہے اس کی میونسپلٹی کی حدود میں قریب ۱۵۰ آدمی روزانہ فوت ہوتے ہیں

جنرل فوک مغربی میدان میں تمام برٹش اور فرانسیسی افواج کا سب سے بڑا سپہ سالار مقرر ہوا ہے۔

جو چیل ٹرکی میں اسیران جنگ کے پاس بھیجے جاتے تھے ٹرکی نے ان کا داخلہ بند کر دیا ہے۔

ٹرکی میں برٹش اسیران جنگ پر ظلم ہو رہا ہے۔

کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ میں فوجی افسر کثرت سے بیکار پھر رہے ہیں کیونکہ ان کے پاس فوجیں نہیں رہیں

فرنچ اسباب سے بہت خوش ہیں کہ برطانیہ عظمیٰ نے جنرل فوک کو افواج کا سپہ سالار کل بنا دیا ہے۔

گذشتہ سال ۳ نومبر تک اولسٹر نے ۱۵۸۰۰۰ اور باقی ماندہ آئرلینڈ نے ۲۵۰۰۰ آدمی بھرتی کئے

ملتان میں ۵ تاریخ کو طاعون کی ۴۳ وارداتیں اور ۴۲ اموات واقع ہوئیں۔

فنلنڈ میں جو جرمن فوجیں تھیں ایک سخت لڑائی کے بعد ہیلسنگفورس میں داخل ہو گئی ہیں۔

آگرہ میں ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ تاریخوں میں ۱۴۱ و ۱۲۳ و ۱۰۷ اموات علی الترتیب واقع ہوئیں

طاعون کے سبب سے لوگ شہر آرہ سے نکلتے جا رہے ہیں میونسپل بورڈ آرہ طاعون کے انسداد میں کوشش کر رہی ہے

میمن سنگھ (واقعہ بنگال) کے دفتر رجسٹری میں ۱۹ تاریخ کی رات کو آگ لگ گئی سارے کاغذات جل گئے۔

یکم اپریل کو گورنمنٹ ہند کے خزانہ میں نقد ۲۲۹۱۹۵۰۰ روپیہ تھے ۱۹۱۷ء میں ۱۰۰۰ × ۲۲۹۴۴ روپے اور ۱۹۱۶ء میں ۱۰۰۰ × ۱۸۰۲۴ روپیہ تھے۔

تار برقیات

مغربی میدان

لنڈن ۱۲ اپریل - رائٹر کا نامہ نگار مقیم برٹش صدر مقامات گذشتہ رات تار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ دشمن فلنڈرز کی لڑائی میں ابھی تک مشغول ہے اُس کا نیو اچاپلس کو پھر لے لینا اور بیلیول کی جانب پیشقدمی کرنے کی سخت کوشش کرنا سے ظاہر ہوتا ہے کہ برٹش آرمی کو کچل ڈالنے کی کوششوں میں گراں قیمت دینے کے تیار اور رضامند ہے - دوسری جانب مدافعت کی طاقت ہر گھنٹے میں بڑھتی جا رہی ہے - اور ایسا ہی سوم میں اپنے آخری مدعا تک پہونچ جانے میں دشمن کی ناکامی آج فلنڈرز میں بھی معرض ظہور میں آ رہی ہے - دشمن کا پروگرام تھا کہ وہ ۱۰ اپریل کو کیمل میں پہونچ جائے گا - مگر آج وہاں سے اس قدر نزدیک نہیں ہے جیسا کہ جمعہ کے روز تھا

دشمن کا نقصان

جرمن نقصانات کی تفصیلات متواتر در آ رہی ہیں ۱۷ اپریل یہ ۷ ویں ڈویژن اور ۱۷ ویں ریزرو ڈویژن کو صید کر کے اُس جگہ تک پیچھے ہٹا دیا گیا - جہاں سے وہ روانہ ہوئے تھے - ۵۲ ویں ریزرو ڈویژن کے ایک قیدی نے بڑی ہچکچاہٹ کے ساتھ برٹش مشین گن چلانے والوں کی اعلیٰ درجہ کی لڑائی کی تعریف کی جنہوں نے ۳۰ مارچ پر اُس قیدی کی کمپنی کی طاقت کو نصف تک کم کر دیا تھا - یہ قیدی اپنی کمپنی میں ۴۳ واں تھا وہ جرمن سے ۵۰۰ آدمیوں کیساتھ آیا تھا - جس میں زیادہ تر ۳۵ سال کی عمر سے زیادہ کے لینڈ سٹرم تھے اور باقیماندہ ۱۸ - ۱۸ اور ۱۹ - ۱۹ برس کی عمر کے لڑکے شامل تھے -

جب سے دشمن نے نیو اچاپلس لیا تھا تب سے وہ دبا دینے کی کوشش کرتا رہا - اور بیلیول پر دوسرا حملہ کرنے کی تیاریاں کرتا رہا - موسم دھندلا اور گہرا ہے کہ بہت کچھ نظر نہیں آ سکتا - زمین خشک ہے اور مشرقی ہوا چل رہی ہے -

بیلیول دشمن کے قبضہ میں

لنڈن ۱۶ اپریل - اس سہپہر کے مراسلہ میں ڈگلس ہیگ کہتا ہے کہ بیلیول اور نیو اچاپلس کے درمیان دشمن نے گذشتہ رات ایک بہت سخت حملہ کیا اور سخت گولہ باری کی - تین چیدہ چیدہ جرمن ڈویژنوں نے جو قبل ازیں شریک جنگ نہیں ہوئے تھے ایک حملہ کیا اور ایک سخت اور ہولناک کشمکش کے بعد بیلیول کے جنوب مشرق اور مشرق کی بلند زمین لے لی - جو مونٹ ڈے ریل اور ریولمبرگ کے نام سے مشہور ہے - ہم بیلیول اور وولورگھم کے شمال کی جانب نئے مورچوں تک پیچھے ہٹ گئے - اور بیلیول دشمن کے ہاتھ میں چلا گیا -

وائیٹ شیٹے کے گرد و نواح میں آج صبح کو جرمن کے نئے حملے ترقی کر رہے ہیں - ہم نے داؤکس برقین جنوب مغرب کی جانب توپخانہ اور خندقی مورٹر کی سخت گولہ باری کے اندر ہو کر دشمن کے ایک حملہ کو پسپا کر دیا - روکب جنوب مشرق کی جانب ہم نے ایک ہلکی سی کامیاب لڑائی میں قیدی گرفتار کرلئے -

ساحل پر گولہ باری

لنڈن ۱۴ اپریل - جرمن مراسلہ مظہر ہے کہ برٹش مونیٹرز - ڈسٹرائرز اور ایروپلینس نے ۱۲ اپریل کی رات کو فلنڈرز کے ساحل پر حملہ کیا اوسٹنڈ پر گولہ باری کی اور زیبرگ پر بم پھینکے - جرمن توپخانہ نے دشمن کے ایک ڈسٹرائر (بربادکن کشتی) پر جو اوسٹنڈ کے نزدیک پہونچ گئی تھی گولہ باری کی جس میں آگ لگ گئی اور اُس پر کی سواریاں اُتر گئیں اور ہم نے اُس کو پکڑ لیا اور تمام سامان لے لیا

برٹش ایڈمیرلٹی کا بیان ہے کہ مذکورہ بالا امر کے متعلق ایک چھوٹی موٹر کشتی گم ہے - اور کہ اس کشتی کے عملہ والوں کے رشتہ داروں کو خبر دیدی گئی ہے -

امریکہ اور اتحادی

لنڈن ۱۵ اپریل مکان امریکن نمائندگان کو جو برطانیہ عظمیٰ میں دورہ کر رہے ہیں آج ہاؤس آف کامنز میں ایک لنچ دیا گیا - جنہوں نے بیان کیا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مزدوروں نے اتحادیوں کے ساتھ پورا اتفاق رکھنے اور اُن کو مدد دینے کا پورا قصد کر لیا ہے تاوقتیکہ جرمن سرنگوں نہ ہو جائے مسٹر بالفور نے کہا کہ وسطی طاقتوں نے اب تسلیم کر لیا ہے کہ مشہور رسم و رزولیوشن جو جرمن پارلیمنٹ اور ریزولیوشن تاوان جنگ اور اپنے آپ کو مستحکم کرنے کی بابت تھا وہ محض نمائشی تھا - اب یہ بھید فاش ہو گیا ہے کہ جرمن ایک قزاق سلطنت ہے اُس کا منشا یہ ہے کہ وہ فرانس انگلستان اور امریکہ کو دوسرے درجہ کی طاقتیں بنا ڈالے - ایک بڑی سلطنت کے طور پر خود ساری دنیا کو اپنے زیر پا لے آوے مگر مسٹر بالفور کا یقین ہے کہ یہ جرمن کے غلط تخمینہ لگانے کا ایک اور ثبوت ہے -

جرمن ہلسنگفورس میں

لنڈن ۱۵ اپریل - ایک بے تار کی خبر رسانی کا جرمن سرکاری پیغام مظہر ہے کہ فنلنڈ میں جو فوجیں اور جہاز رانی دستے ہیں مسلح جرگوں کے ساتھ سخت مٹھ بھیڑ کرنے کے بعد ہلسنگفورس میں داخل ہو گئیں ہیں +



ایڈیٹوریل نوٹس

ہمت نہ ہارنا چاہیئے

آج ہم بڑی کشمکش اور فکرمندی کی حالت میں ہیں۔ ہر روز ہم جنگ کی بابت پڑھتے اور سنتے ہیں۔ اور ہر وقت ہم اُس کی بابت اور اُس کے نتائج کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔ اور اگرچہ ہم ابھی تک تذبذب اور تردد کی حالت میں ہیں۔ تس پر بھی اس فکرمندی سے پریشان اور سراسیمہ نہ ہو جانا چاہیئے۔ نہ تو ہم اس امر پر ناز کریں اور نہ ہی اس جنگ پر لعنتیں بھیجیں اور اس کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھیں۔ کیونکہ یہ جنگ فطری اور موزوں ہے۔ ایسا ہی نظارہ دراصل دلوں کو ہلا اور موجزن کر دیتا ہے اور ہم ایسے نشانات اور علامات دیکھ رہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخری فتح ہماری ہے۔ اور ہم اپنا مال اور جان قربان کر رہے ہیں اور خدا سے دعا مانگ رہے ہیں کہ ہمیں جتائیں اور ہمیں بلکل بھروسہ اور امید ہے کہ آخرکار ہم ہی فتح مند ہونگے۔ ہمارا اس بات پر پورا یقین ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے اتحادی راستی اور آزادی کے لئے جنگ کر رہے ہیں نہ کہ فتوحات حاصل کرنے کے لئے۔ اور یہ بھی ہمیں بخوبی معلوم ہے کہ خدا ہماری طرف ہے۔ اور جدھر خدا ہے اُدھر فتح یقینی ہے اس مشکل اور پیچیدہ موقعہ پر ہندوستان کو اپنی پوری طاقت اور سارے دل سے محب الوطن اور اپنی سرکار کے پورے وفادار اور مددگار بنے رہنا چاہیئے۔ یہ وہ وقت ہے کہ اپنا مال و جان قربان کر کے ہندوستان نے کچھ لینا اور دینا ہے۔ جیسا مذہب میں یہ اصول مسلمہ ہے کہ جو شخص اپنی جان گنوائیگا وہی اُسے بچائیگا۔ اور جو اُسے بچاتا ہے وہ اُسے کھوتا ہے۔ ویسا ہی اب اس نازک موقعہ اور معاملہ میں بھی وہ اصول صادق آتا اور کارآمد ٹھہرتا ہے۔ جو کچھ ہم ہیں اور جو کچھ ہم رکھتے ہیں وہ سب ہم اپنے ملک کی حفاظت اور بھلائی کی راہ میں خرچ کر دیں اور بادشاہ کی خدمت کریں۔ کیونکہ بادشاہ کی خدمت کرنا خدا کی خدمت کرنا ہے۔ اس لئے کہ "جو کوئی حکومت کا سامنا کرتا ہے وہ خدا کے انتظام کا مخالف ہے۔ اور جو مخالف ہیں وہ سزا پائیں گے"۔ "وہ تیری بہتری کے لئے خدا کا خادم ہے۔ کہ اُس کے غضب کے موافق بدکار کو سزا دیتا ہے"۔

ہم جو مسیحی ہیں چاہیئے کہ اپنے مطمع نظر کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں۔ ہم اس نازک وقت میں مسیحی ہیں۔ اور ہم کو مسیحیوں کے طور پر لڑنا چاہیئے۔ ہم پختہ قاعدوں اور پختہ راستی کے حق میں ہیں۔ اور ہمیں اپنے اِن نصب العین کو چھوڑ کر دنیوی خواہشات اور دنیاویات کے بند میں پھنس نہ جانا چاہیئے۔ ہم اس جنگ میں بہت سے مظالم اور وحشیانہ سلوکات کی بابت سن رہے ہیں۔ مگر ہمیں ظالم اور وحشی نہ بن جانا چاہیئے۔ ہمارے اتحادی جو اس جنگ میں شریک ہیں انتقام یا وحشت کی نظر سے شریک جنگ نہیں ہوئے مگر خدا کی محبت اور انسانی ہمدردی اور امداد کی غرض سے۔ ہر فتح یا نقصان یا اس جنگ کے خاتمہ پر لازم ہے کہ خدا سے دعا کریں اور مسیح یسوع پر ایمان لائے اور اپنی عزت اپنے ہاتھ میں رکھنے کے قابل ہو جائیں اور اگرچہ ہمارا مال اور جان بھی ضائع ہو جائیں تو بھی ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ ہمارا ایمان اور روحانی لیاقت کبھی زائل نہ ہو جائے۔ جان سے کوشش کرنا چاہیئے کہ کہیں ہم مادہ پرست یا دنیا پرست یا ناشائستہ نہ ہو جائیں۔ جو کچھ ہمارے اندر سے جل جائے تو جل جائے۔ مگر مصیبات کی برداشت کرو اور امید رکھو کہ ہم اس آتشِ جہاں سوز میں سے ہو کر اور زیادہ پاک اور خالص اور کامل بنائے جائیں۔

مسیح کی بابت نپولین کی رائے

نپولین اعظم ایک مرتبہ اپنے ایک جرنل کے ساتھ باتیں کر رہا تھا کہ اثنائے گفتگو میں اُس نے یوں کہا۔ مسیح کا مذہب ایک راز یا سر ہے جو اُس کی اپنی ہی طاقت پر منحصر ہے اور ایک ایسے دماغ سے نکلا ہے جو انسانی دماغ نہیں۔ ہمیں اس میں ایک خاص شخص نظر آتا ہے جس نے کلام اور کام کا ایسا سلسلہ پیدا کر دیا۔ جو پیشتر نامعلوم تھا۔ یسوع کوئی فیلسوف نہ تھا کیونکہ اس کے دعووں کے اثبات اس کے معجزات ہیں اور شروع ہی سے اُس کے شاگرد اُس کی تعظیم کرتے آئے ہیں۔ سکندر، سیزر، شارلیمین اور میں نے سلطنتیں قائم کیں۔ مگر ہم نے اپنی عقلمندی کی باتوں کو کس بنیاد پر قائم کیا؟ وہ بنیاد طاقت ہے لیکن یسوع مسیح نے اپنی سلطنت محبت پر قائم کی ہے۔ اور اس وقت لاکھوں آدمی اُس کے لئے مرنے کو راضی ہیں۔ یہ اُس کی قسمت ہے جو نپولین اعظم کہلایا ہے۔ میری عمیق اور تلخ حالت اور مسیح کی ازلی و ابدی بادشاہی کے درمیان جس کا تمام دنیا میں اعلان ہو چکا ہے اور جس سے محبت کی جاتی ہے اور جس کی تعظیم کی جاتی ہے۔ اور اب بھی ساری زمین پر پھیل رہی ہے کیسا گہرا ہے"۔

امریکن باشندگان کی کشادہ دلی اور فیاضی

امریکہ کے باشندے شاید دنیا بھر کی قوموں میں سے زیادہ کشادہ دل اور سخاوت اور فیاض ہیں۔ اُن

کی تصدیق میں وہ روپیہ پیش کیا جا سکتا ہے جو انہوں نے حال ہی میں بڑی فراخ دلی کے ساتھ ریڈ کراس اور وائی ایم سی اے کو دیا ہے۔ ریڈ کراس نے امریکہ سے ۱۰۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر کی درخواست کی تھی۔ اس کے جواب میں اُنہیں صرف ایک ہی ہفتہ میں ۱۳۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر مل گئے۔ وہاں کی وائی ایم سی اے نے اپنی فہرست چندہ حال ہی میں بند کر دی ہے۔ کیونکہ چندہ اُن کو خاطر خواہ مل گیا ہے۔ اور وجہ اس پر یہ ہے کہ ایک ڈالر بھی گزشتہ ہفتے اس رقم میں روا نہیں گیا۔ امریکہ کے قرضوں میں مقررہ مقدار سے زیادہ روپیہ فراہم ہو گیا ہے وہ بھی کسی سے مخفی نہیں ہے اور جس قدر روپیہ امریکن گورنمنٹ اپنی رعایا سے طلب کرے گی وہ فوراً اُس کو مل جائیگا۔ لیکن اگر پوچھا جائے کہ اس قدر روپیہ آتا کہاں سے ہے تو اس کا جواب یہی ہوگا کہ کفایت شعاری سے جو بچایا جاتا ہے۔ لوگوں کی صنعت و حرفت سے جو وقف کیا جاتا ہے اور دیگر وسائل سے جو آتا ہے۔ حال ہی قرضہ میں جو وصول کیا گیا ہے ۹۰۰۰۰۰۰ آدمیوں نے قرضہ دیا جس سے دوسرے آزادی کے قرضہ میں ۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر اور ۴۵۰۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر چندہ ہوا۔ یہ سارا چندہ نہ تو بنکوں سے اور نہ ہی بڑی بڑی سنڈیکیٹوں سے فراہم کیا گیا بلکہ اُن لوگوں نے دیا جنہوں نے امریکہ کا بانڈ قبل ازیں کبھی نہ دیکھا تھا۔ قومی دولت کا ۳ کھرب کے سرمایہ کو ابھی ہاتھ نہیں لگایا گیا ہے۔ اور شاید ہاتھ لگانے کی نوبت بھی نہ پہنچے۔

ابرہام کا ایمان

ایمان ہی سے ابراہیم نے آزمائش کے وقت اضحاق کو نذر گذرانا" ایمان یہ نہیں ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ فلاں چیز میرے لئے مفید ہے لہذا یہ چیز ضرور خدا نے بھیجی ہے۔ مگر ایمان یہ ہے کہ خدا نے یہ چیز بھیجی ہے پس یہ میرے لئے ضرور مفید ہوگی۔ ایمان خدا کے ساتھ تاریکی میں چلتا ہوا صرف یہ دعا کرتا ہے کہ انسان کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہو۔ ایمان اس امر کا متقاضی نہیں ہے کہ وہ تاریکی کو روشن کر دے تاکہ آدمی خود راہ دریافت کرے اور خود اُس پر چلے۔ اکثر لوگ دعا کیا کرتے ہیں کہ اُن کا ایمان بڑھایا جاوے لیکن اگر اُن کی دعاؤں کو بغور سنا جائے اور اُن کی دعا کا تعمق دیکھا جائے تو اس سے اُن کی یہ مراد نہیں ہوتی کہ اُن میں ایمان کی کمی ہے بلکہ یہ کہ اُن کا ایمان نظارہ اور دیدار میں تبدیل ہو جائے۔

ٹیڑھا ترچھا سیب کا درخت

کہتے ہیں کہ کسی زمانہ میں کسی شخص کے باغ میں ایک ٹیڑھا ترچھا سیب کا نو بالیدہ درخت تھا۔ ایک روز وہاں کے مالی نے اُس کو اپنے ہی پر لعنت ملامت کرتے اور بڑبڑاتے سنا۔ سیب کے درخت نے کہا۔ آسمان تو بادلوں سے بالکل چھپا ہوا ہے اور تعجب ہے کہ سورج کی روشنی مجھ پر کیوں نہیں آتی۔ میری شاخوں پر پرندے اس قدر زور سے چہچہاتے ہیں کہ میرا دماغ بھی کسی طرف رجوع نہیں ہو سکتا۔ اور مالی بھی ایسا بے درد ہے کہ اُس نے میری جڑوں میں کوڑے کرکٹ کا ڈھیر لگا چھوڑا ہے۔ کاش کہ یہ سب غیر موزونیاں میرے سامنے سے دور ہو جاتیں۔ مالی نے یہ باتیں سنکر اس ٹیڑھے درخت کی طرف متوجہ ہو کر ترش روئی سے کہا۔ ارے تو تو اپنے ارد گرد کی مخالف طبع اور غیر موزوں چیزوں کے دور کئے جانے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ مگر جو بات اصل میں دور کئے جانے کے لائق ہے وہ تو تجھ ہی میں ہے۔ یعنی تیرا ٹیڑھا پن۔ تو اُس کو دور کیوں نہیں کر دیتا؟ تو خود ہی سیدھا بنجا۔ آسمان سے بادل اور تیری شاخوں پر سے پرندے اور تیری جڑ میں سے کوڑا کرکٹ تو بہت جلدی دور کیا جا سکتا ہے۔ مگر جو ٹیڑھا پن تیرے تنہ میں ہے اگر تو اس کو جلد سیدھا نہ کریگا تو جب تک کہ تو ابھی چھوٹا اور نرم ہے تو یہ ہمیشہ تک کے لئے تجھ میں قائم رہیگا۔ لوگ اکثر اپنے گرد و پیش کے ناقابل برداشت حالات اور غیر موزوں سامانوں سے تنگ آ کر اُن کی شکایت کرتے اور اُن کو دور کرنے کا فکر اور تردد کرتے ہیں۔ مگر اپنے اندر کے ٹیڑھے پن کو نہیں دیکھتے اور اُس سے رنجیدہ ہو کر اُسے دور کرنے کی سعی اور محنت نہیں کرتے۔ اسی لئے وہ اُن سے آزاد نہیں ہوتے۔ اگر اپنے آپ کو لوگ سیدھا کر لیں تو ساری چیزیں خود سیدھی ہو جائیں گی۔ آپ بھلے تو جگ بھلا۔

فلسطین میں نیا زمانہ

یروشلم سے ایک تازہ خبر مظہر ہے کہ اگرچہ یروشلم کو ہمارے قبضہ میں آئے ہوئے صرف چار ماہ کا عرصہ گذرا ہے۔ تو بھی وہاں کی ساری حالت میں نہایت غیر معمولی تبدیل واقع ہو گئی ہے۔ مصیبت امراض اور خوف وخطر کا زمانہ بالکل جاتا رہا۔ شہروں اور دیہات میں ہر جگہ صنعت و حرفت کے کارخانے از سر نو تیار ہو گئے اور ہو رہے ہیں۔ اور ہر جگہ کامیابی اور فارغ البالی اور خوشی کا دور دورہ ہے۔ فوری امداد عوام کو پہنچائی گئی ہے۔ یہ ہے کہ سڑکوں کی مرمت اور تیاری پر ہزاروں آدمی لگے ہوئے ہیں۔ یہ کام میلوں تک ہو رہا ہے۔ اور مسیحی یہودی اور مسلمان مزدور مرد و عورتیں اور بچے اس کام میں بڑے مشغول ہیں۔ ہر شخص محسوس کر رہا ہے کہ اب نیا زمانہ آ گیا ہے۔ وہاں کے بدوی لوگ بڑے امن اور چین سے اپنے گلے چراتے پھرتے اور کسان زمین جوتتے ہیں۔ سڑکیں بہت کم



بن رہی ہیں۔ یہاں سے مصر کو ریلوے سڑک تیار ہو رہی ہے۔ جس سے خاص آمدنی کی توقع ہے۔ اور باہر سے مال کی درآمدگی میں بڑی سہولیت ہو جائے گی۔

میسوپوٹامیہ کی اطمینان بخش حالت

تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ میونیشن بورڈ کے پریذیڈنٹ سر ٹامس ہالنڈ اور ہندوستان کے کوارٹر ماسٹر جنرل سر اے۔ اے النسم صاحبان میسوپوٹامیہ میں اپنے وسیع دورے کو ختم کر کے واپس آ گئے ہیں۔ ان کے اس دورے کا مدعا یہ دیکھنا تھا کہ جو رسد رسانی اور سامان جنگ وغیرہ ہندوستان سے وہاں بھیجا جاتا ہے۔ اس کی حالت قابل اطمینان ہے یا نہیں۔ اور کہ وہاں کا عام انتظام کیسا ہے۔ اس دورہ میں ان ہر دو صاحبان نے تمام بڑے بڑے مرکزوں اور دیگر مقامات کا معائنہ کیا۔ جہاں جہاں اس جنگ کے لئے صدر بنائے گئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ تمام حالت نہایت ہی تسلی بخش ہے۔ فوجیں بڑی عمدگی کے ساتھ مسلح ہیں۔ خوراک اور پوشاک ان کو خاطر خواہ اور عمدہ ملتی ہیں۔ دستکاری کے متعلق جو مقامات تیار کئے گئے ہیں وہ سب عمدہ ہیں۔ اور تمام سامان بہم پہنچائے گئے ہیں۔

وزیر اعظم کا پرائیویٹ سکرٹری

وزیر اعظم انگلستان کا پرائیویٹ سکرٹری ایک عورت ہے۔ چنانچہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور راوی ہے کہ مس فرانسس سٹیونسن جو برٹش ایمپائر کی ایک کمشنر آف دی آرڈر بنائی گئی ہے۔ وہ سب سے پہلی عورت ہے جو انگلستان کے وزیر اعظم کی پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہوئی ہے۔ مس سٹیونسن لنڈن کی یونیورسٹی کی بی۔ اے ہے۔ یہ ایک پرائیویٹ مددگار کی حیثیت میں نیشنل انشیورنس ایکٹ کے متعلق مسٹر لائیڈ جارج کی مدد کرتی رہی ہے۔ اور جب وہ چانسلر آف دی اکسچیکر کے عہدہ پر ممتاز ہوا تو وہ اس کی مددگار مقرر ہوئی پھر جب وہ وزیر سامان جنگ بنا تو وہ بھی اس کے ساتھ تھی۔ اور جب وہ سکرٹری آف وار مقرر کیا گیا تو وہ بھی اس کے ساتھ وار آفس کو منتقل ہوئی۔ اور اب وہ وزیر اعظم ہے اور مس سٹیونسن اس کی پرائیویٹ سکرٹری

انگلستان اور ہندوستان کا مقابلہ

اس جنگ کی مشین میں جو پانچ بڑے کارکن اور ضروری پرزے ہیں وہ آدمیوں کی بھرتی، روپیہ۔ خوراک۔ دستکاری اور بار برداری ہیں۔ ان امور کی بابت جو سرکاری بیانات شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگلستان اور ہندوستان کے درمیان ان چیزوں کے بہم پہنچانے میں کتنا فرق ہے۔ آدمیوں کی بھرتی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جس قدر زیادہ بھرتی انگلستان میں ہوئی ہے۔ اس قدر ہندوستان میں تا حال نہیں ہوئی۔ روپیہ کے بارے میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ انگلستان میں جنگی ٹیکسوں اور جنگی قرضوں کی اس قدر زیادہ بھرمار ہے کہ ہندوستان میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہندوستان نے تو روپیہ جمع کرنے کے معاملہ میں ابھی اس کی ابتدا ہی ہے۔ اور وہ بھی بہت ہلکے پیمانہ میں۔ خوراک کا بھی یہی حال ہے۔ چنانچہ انگلستان میں خوراک کی سب چیزوں پر سرکار کا قبضہ ہے۔ اور ساری کی ساری قوم کا گزارہ صرف سرکاری رسد رسانی پر ہے یعنی لوگوں کے گھروں میں کچھ بھی جمع نہیں ہے۔ بترہ وقت پر مقررہ مقدار سے انکو خوراک دیجاتی ہے۔ مگر ہندوستان میں تا حال یہ صورت بالکل نہیں ہے دستکاری کے کام میں بھی یعنی جنگی ضروریات تیار کرنے میں بھی انگلستان آگے بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ وہاں تمام غیر ضروری اشیاء کی ساخت نسبتاً بند ہے۔ اور کارخانوں کے کاریگر اور مزدور سب کے سب جنگی سامان بنانے میں مشغول ہیں۔ جنگی اشیاء کی خرید و فروخت سے جو فائدہ ٹھیکہ داران کو ہوتا ہے وہ سب انگلستان میں جنگی مقاصد کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ مگر ہندوستان میں وہ سب فائدہ ٹھیکہ داروں کی جیبوں میں جاتا ہے۔ بار برداری ہی وہ اکیلا صیغہ ہے جس میں انگلستان اور ہندوستان کے درمیان بہت کم فرق ہے۔ ریلوے اور جہاز اور دیگر چیزیں دونوں ملکوں میں یکساں سرکار کے ماتحت ہیں۔ آہنی جہاز سازی میں بھی ہندوستان کی ابھی ابتدا ہی ہے۔ حتیٰ کہ چوبی جہاز خانہ میں بھی گورنمنٹ نے ابھی ابتدا بھی نہیں کی۔ الغرض ایسے نازک وقت پر جو کچھ انگلستان نے کیا ہے اور اب تک کر رہا ہے ہندوستان میں ابھی اس کی ابتدا ہے۔ علاوہ اس کے جو مصائب اور خطرات انگلستان کے سر پر جمع ہو رہے ہیں ہندوستان ان سے ابھی تک محفوظ و مامون ہے۔

برہما میں طلاق کا طریق

برہما زیرین کے چیف کورٹ کے ججوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگرچہ تعداد ازدواج قابل برداشت ہے تو بھی برہما زیرین کے حق میں غیر سود مند رہی ہے۔ کسی برہمی بدھسٹ کی پہلی بیوی اپنے شوہر کو اسی وقت طلاق دے سکتی ہے جبکہ اس کا شوہر بلا اس کی مرضی کے دوسری بیوی کرے۔ اور کے جائداد ان کے درمیان ایسے

طور پر منقسم ہو جاتا ہے گویا کہ طلاق جانبین کی مرضی سے دیا گیا ہے۔ یہی قاعدہ اس وقت بھی عمل میں لایا جاتا ہے۔ جبکہ کسی عورت کا خاوند زنا کا مجرم ہوا ہو

ارمنیوں اور سریانیوں کی مظلومانہ حالت

سنہ ۱۹۱۷ء کے آخری حصہ میں جو ارمنی اور سوریانی لوگ جلاوطنی افلاس اور بھوک سے فوت ہو گئے اُن کی تعداد ۱۰ لاکھ تھی۔ ایشیائے خورد میں ۵۰۰۰۰۰ جن میں ۲۰۰۰۰۰ یتیم ہیں۔ سوریہ بشمولیت فلسطین میں ۱۲۰۰۰۰ جن میں ۵۰۰۰ یتیم ہیں۔ کاکیشیا میں ۳۵۰۰۰۰ جن میں ۱۰۰۰۰۰ یتیم ہیں۔ فارس میں ۹۰۰۰۰ جن میں ۲۵۰۰۰ یتیم ہیں۔ یہ کل ۲۱۴۰۰۰۰ ارمنی اور سریانی ہیں جو ترکوں سے ظلم رسیدہ ہیں۔ ان میں ۴۰۰۰۰۰ یتیم ہیں۔ یہ سب ملک کے باشندے تھے جو بالکل بے ضرر تھے۔ ان میں اکثر مسیحی ہیں جنہوں نے صرف دین کی خاطر اس قدر دکھ اٹھایا ہے۔

جرمن نے روس سے کیا لے لیا

حال ہی خبر ہے کہ بریسٹ لٹیوسک میں جو عہدنامہ جرمن اور روس کے درمیان ہوا ہے اُس کے رو سے جرمن کے ہاتھ روس کے حسب ذیل مقبوضات ہاتھ آئے ہیں۔ یعنی ۷ لاکھ ۸۰ ہزار مربع کیلومیٹر زمین جس میں ۵ کروڑ ۶۰ لاکھ کی آبادی ہے۔ یعنی کل آبادی کا ۳۳ فیصدی۔ ۲۱ ہزار کیلومیٹر ریلوے یا کل ریلوے کا ⅓ لوہے کی کل پیداوار کا ۷۳ فیصدی اور کوئلہ کی پیداوار ۸۹ فیصدی۔ ۲۶۸ کارخانے چینی کے۔ ۹۱۸ کارخانے کپڑے کے ۵۷۴ کارخانے مشروبات کے (یعنی جہاں بیئر کی) چیزیں تیار ہوتی ہیں ۱۳۳ کارخانے تمباکو کے ۱۶۸۵ کارخانے شراب کشی کے ۲۴۴ کارخانے ادویہ سازی وغیرہ کے ۶۱۵ کارخانے کاغذ کے۔ اور ایک ہزار کارخانے مشین سازی کے ۸۴۵ ملین روبلس کی آمدنی اب تک جرمن کو ہوئی اور ۱۸۰۰ اُن کے بنک ہیں۔

جرمن آبدوز کشتیوں کی ناکامیابی

جب سے جرمن نے جارحانہ حملے کرنے شروع کئے ہیں تب سے اُس کی آبدوز کشتیوں کا زور بہت ہی گھٹ گیا ہے۔ اس ناکامی کے متعلق چند ہفتوں کا عرصہ گذرا ہے کہ ہنڈنبرگ نے برلن میں ایک سوشلسٹ سفارت کو کہا تھا کہ اُس کی بجائے مغرب میں کامیابی کا پختہ یقین ہے۔ تو بھی اُس میں چار لاکھ جرمن جانوں کی گراں قیمت دینا پڑے گی۔ اور اگست میں صلح ہو جائیگی اُس کے مقابل میں اس کا وہ فوجی حکم بھی قابل غور ہے۔ جو اس نے سنہ ۱۹۱۶ء کی فروری کو دیا تھا۔ آپ نے اُس وقت کہا تھا کہ جنگ کو جلد ختم کرنے کے لئے آبدوز کشتیوں نے بہت ہی اچھا وسیلہ بہم پہنچا دیا ہے۔ اسی کے متعلق لندن میں بتایا جاتا ہے کہ جرمن کے جارحانہ حملوں کے از سر نو شروع ہونے کے وقت سے دس دنوں کے اندر اندر دو لاکھ برٹش فوج رودبار انگلستان سے عبور کر کے میدان جنگ میں پہونچی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ جرمنی کی آبدوز کشتیوں کی کوششوں میں اس سبب سے کمی واقع ہوئی ہے کہ مزدوروں اور سامان کا مرکز بری جارحانہ حملے بن رہے ہیں۔ اُدھر برطانوی محکمہ جہازرانی گذشتہ سال کی بہ نسبت دوگنی تعداد میں آبدوز کشتیوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔

پادری ایس ایس آلنٹ صاحب کی یادگار

دہلی سے ایک صاحب حسب ذیل نوٹس بھیجتے ہیں:-

مرحوم نے ۳۷ سال دہلی اور اُس کے نواح میں بڑی سرگرمی سے مسیحی خدمت کی جنکو اُنکے ایثار اور جوش سے فائدہ حاصل ہوا وہ چاہتے ہیں کہ اُس کے نام کا ایک لائق یادگار بنایا جائے اُنہیں یقین ہے کہ مرحوم کے اور دوست بھی اس کام میں شامل ہونا چاہیں گے۔

اس یادگار کے لئے دو صورتیں پیش کیجاتی ہیں۔ تصفیہ روپیہ کی مقدار پر ہے جو بعض امور پر منحصر ہے جن کی تعیین ابھی نہیں ہو سکتی۔ امید کی جاتی ہے کہ ساڑھے سات ہزار روپے دستیاب ہو سکیں گے۔

اوّل صورت یہ ہے کہ سینٹ سٹیفنس چرچ کی عمارت بڑھائی جائے اس کی ضرورت بہت محسوس ہوئی ہو

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک مناسب گرجا مہرولی میں تعمیر کیا جاوے جس میں اس علاقہ کی دیہاتی جماعتیں عبادت کیا کریں۔ چندہ خزانچی کے پاس بھیجا جاوے۔

کمیٹی کے ممبران یہ ہیں:-

پادری ایس گھوس کشمیری دروازہ دہلی ... سکرٹری
" ایف جی ویسٹرن کیمبرج مشن دہلی ... خزانچی
پرنسپل ایس کے رودرا .... دہلی
پادری جے سی چٹرجی .... دہلی
" جے جے جیمز .... دہلی
مسٹر ایس این مکرجی .... دہلی
مسٹر ایچ پورٹر .... دہلی
مسٹر الیاس .... مرولی (مہرولی)
چودھری گیسا .... دہلی
مسس گولڈ .... دہلی
مسٹر جے جی فادر .... دہلی

خود نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔



(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں)

صبح کی بندگی

رات گذر گئی صبح ہوئی۔ بچہ جاگتا ہے۔ } یہ باپ سے ملاقات ہے

آنکھیں کھولتے ہی باپ کی طرف دیکھتا ہے۔ باپ جاگتا ہو تو بچہ خوش ہو کر دوڑتا ہے۔ اور رضائی کے نیچے گھس کر بوسہ لیتا اور دیتا ہے۔ ایماندار سونے سے اُٹھ کر دل سے اپنے آسمانی باپ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اُس کی محبت کو محسوس کرتا ہوا اپنے آپ کو اُس کے سپرد کرتا ہے۔ اور نئے دن کو دعا سے شروع کرتا ہے۔ رات کو اپنے تھکے ہوئے جسم اور روح کو اُس کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا جو اسرائیل کا نگہبان ہے اور بے فکر ہو کے سو گیا صبح کو اُسی نے جگایا اور اپنی نئی تازہ نعمتیں موجود دے رکھیں۔ شکرگذاری کرتے ہوئے اُس کے حضور میں جا دیں۔

۲۔ خوشی حاصل کرنے کا موقع ہے۔ ولایت میں لڑکیوں کو یہ صلاح دیتے ہیں کہ اگر تم خوبصورت بننا چاہتی ہو تو تازہ اوس میں علی الصبح اپنا منہ دھو لیا کرو۔ یہ نسخہ ٹھیک ہے۔ اسی طرح آسمانی اوس جو صبح کے وقت پڑتی ہے وہ مسیحی کے چہرے کو خوبصورت بنا دیتی ہے اور خدا کی حضوری سے اُس کا چہرہ دمک جاتا ہے۔

۳۔ روحانی غذا کھانے کا وقت ہے۔ بنی اسرائیل کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ ہر صبح کو اپنی روز کی روٹی جمع کر لیا کریں "صبح کو تم خداوند کا جلال دیکھو گے" "صبح کو روٹی پیٹ بھر کے دیگا" "ایک ایک ہر صبح کو بقدر اپنے کھانے کے چنتا رہے۔ اور جب آفتاب گرم ہوا وہ پگھل گئی" جب وہ چالیس برس تک یہی کام کرتے رہے تو وہ ایک چست و چالاک قوم بن گئی۔ باسی کھانا نہ بچا رکھتا تھا بلکہ روز کی روٹی اُن کو ہر صبح ملجاتی رہی۔ مگر چھٹے دن دوہرا حصہ جمع کیا کرتے تھے تاکہ ساتویں دن خاص عبادت کے لئے انہیں فرصت ملجایا کرے۔

۴۔ یہ عبادت کا ٹھیک وقت ہے۔ خدا کے حکم سے صبح کی عبادت مقرر ہوئی ہے۔ سونے کی قربانگاہ پر ہارون ہر صبح کو خوشبو کے لئے بخور کا مصالح جلا دے جس وقت کہ گل گیر سے چراغوں کا اُس کو اُس کے اوپر جلا دے" ہر صبح کو خداوند کے سامنے خوشبوئیاں جلائی جاتیں۔ صبح کو خدا کا گھر کھولا جاتا۔ اخشت وار دربانوں کے ہاتھ سے اور چند لاوی مقرر ہوئے جو ہر صبح کو کھڑے ہو کے خداوند کی شکرگذاری اور ستائش کریں۔ "میں صبح کو پکار کے تیری رحمت کے گیت گاؤنگا" "اے خداوند تو صبح کو میری آواز سنیگا کہ میں صبح کو اپنے تئیں تیار کر کے تیری طرف تاکتا ہوں" شہر یروشلم میں ہر صبح حمد و تعریف کے گیتوں سے دن شروع ہوا کرتا تھا۔

بائبل میں خدا کے ایسے بندوں کی بہت سی نظیریں ملتی ہیں جو مختلف ارادوں کے ساتھ صبح سویرے اُٹھا کرتے تھے۔ مثلاً (۱) حکم کی تعمیل کرنے کو۔ چنانچہ جب ابرہام اسمٰعیل کو گھر سے نکالنے لگا تھا تو صبح سویرے اُٹھا تھا۔ اور جب اضحاق کو قربان کرنا تھا تو وہ صبح سویرے اُٹھا تھا (۲) بیت ایل کو مخصوص کرنے کے لئے یعقوب بھی صبح سویرے اُٹھا تھا اور اُس مقام کا نام بیت ایل یعنی خدا کا گھر رکھا (۳) خدا سے ملنے کے لئے موسیٰ صبح سویرے جیسا خداوند نے اُسے فرمایا تھا کوہ سینا پر چڑھ گیا (۴) سفارشی دعا کے لئے۔ ایوب نے اپنے بیٹیوں کے لئے صبح کو سویرے اُٹھ کے اُن سبھوں کے شمار کے مطابق سوختنی قربانیاں گذرانیں۔ ایوب ہمیشہ یوں ہی کیا کرتا تھا۔ کون ایسا مسیحی باپ ہے جو صبح اُٹھ کے اپنے بچوں کے لئے دعا نہیں کریگا؟ (۵) خوشی سے ہدیہ گذراننے کے لئے بنی اسرائیل مقدس کو بنانے کے لئے۔ ہر صبح کے وقت موسیٰ کے پاس لایا کرتے تھے اور اپنی قیمتی چیزوں کو اُس کے حضور حاضر کیا کرتے تھے (۶) خدا کی مرضی دریافت کرنے کو۔ جدعون کی غرض یہ تھی۔ تب جدعون نے خدا سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ میرے ہاتھ بنی اسرائیل کو رہائی دے جیسا تو نے فرمایا ہے۔ تو دیکھ کہ میں اُون کی کترن کھلیان میں رکھ دیتا ہوں۔ سو اگر اوس فقط اون کی کترن ہی پر پڑی ہووے اور آس پاس کی زمین سب سوکھی رہے تو میں یقین کروں گا کہ جیسا تو نے کہا ہے تو ویسا ہی بنی اسرائیل کو میرے ہاتھوں سے رہائی بخشیگا۔ اور ایسا ہی ہوا کہ وہ صبح کو سویرے جو اُٹھا اور اُون کی اُس کترن کو سمیٹ کے نچوڑا۔ تو اُس کترن میں سے اوس کا پانی ایک پیالہ بھر کے نکالا۔ صبح اُٹھ کے رات کی دعا کا جواب ملا۔

(۷) خداوند آپ بڑے تڑکے کچھ رات رہے اُٹھ کے نکلا اور ایک ویران جگہ میں جا کے وہاں دعا مانگی۔ اور موت کے بعد اگرچہ ہنوز نہیں سورج نکلتے ہوئے قبر پہ آئیں خداوند اس سے بھی سویرے اُٹھ کر قبر سے نکلا۔ یہ وقت غنیمت ہے۔ خدا ہمیں برکت دینے کو گویا انتظار کرتا ہے جس طرح کہ ماں اپنے سوتے ہوئے بچے کی طرف بار بار نظر ڈالتی ہے کہ جب وہ جاگے تو میں اُسے گود میں اُٹھا لوں۔

(مس گرینفیلڈ)

مناظرہ

گوجرانوالہ میں ۲۴ مارچ ۱۹۱۸ء سے پادری جرالڈ سنگ صاحب مسیحی جماعت کی طرف سے بلائے گئے تھے تاکہ لکچر دیں ۵ کو مضمون تثلیث تھا۔ ۶ کو صعود مسیح ۷ کو کفارہ ۸ کو بائبل میں تحریف نہیں ہے ۹ کو نجات۔ لکچر کے بعد اجازت تھی کہ اگر کوئی چاہے تو سوال کرے۔ محمدی صاحبان کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب احمدی ساکن راجیکی ضلع گجرات۔ حال مقیم لاہور مقرر ہوئے۔ مولوی صاحب نے وقت خوب گذارا۔ کفارہ کے مضمون پر سوالات متعلق بہ تحریف بائبل کئے۔ اور تحریف معنوی نہیں ہے کے متعلق اختلاف ترجمہ پر بحث کی۔ نجات کے

متعلق محمد صاحب اور قرآن پر وعظ کیا یعنے خلاف مضامین وقت کمی اور دل لگی کا سامان نہ ہا۔ مولوی صاحب کی قابلیت پر ہم آفرین کہتے ہیں۔ اگر کسی مباحثہ یا مناظرہ کیلئے کسی مولوی کی ضرورت ہو تو ہم مولوی غلام رسول صاحب کی سفارش کرتے ہیں محمدی صاحبان اُن کو یاد فرمایا کریں

راقم۔ ایک دوست

پونہ میں ریوائیول میٹنگیں
اور
تحقیق مذاہب کا جلسہ

ناظرین کو واضح ہو کہ ہم نے برائے خاطر ہندو و مسلمان وغیرہ کے تحقیق مذاہب کا جلسہ پونہ میں ازطرف ریوائیول کمیٹی مقرر کیا۔ اور ہندو اور مسلمانوں کو موقعہ دیا گیا کہ بعد ختم درس وہ اعتراضات کریں اور ہم جواب دیں۔ شکر ہو کہ ایسے موقعہ پر سید امیر حسن میرزا صاحب مسیحی فقیر معہ اپنی زوجہ مدراس اور دکن کا دورہ کرتے ہوئے جا رہے۔ رونق افروز ہوئے اور دوسرے مسیحی سادھو مسٹر اور مسز تلک بھی تشریف فرما ہوئے پہلے آپ چار صاحبان نے ریوائیول میٹنگ میں درس دیئے جس سے ہمیں از حد فائیدہ ہوا۔ پھر ہم نے میرزا صاحب سے درخواست کی کہ وہ تحقیق مذاہب کے جلسہ میں درس دیں۔ چنانچہ آپ نے پہلے روز "تجسم مسیح" پر ایک عجیب و غریب درس دیا۔ اور خاتمہ پر سکرٹری انجمن احمدیہ نے جو ایک عالم فاضل شخص ہیں سوال کیا۔ مگر یہ سوال مضمون کے بالکل باہر تھا۔ سبب اس کا یہ تھا کہ مضمون اس قدر مدلل تھا جس میں کوئی جواب و سوال نہ ہو۔ تاہم اُن کی تسلی کرائی گئی۔ اور خدا کا بلند ہوا۔ دوسرے روز آپ کا مضمون "کفارہ مسیح" پہ تھا جس کو علم کلام مذہبی سے ثابت کیا گیا۔ خاتمہ درس پر مولانا صاحب نے سوال کیا جو کہ بالکل لچر پوچ تھا تاہم اُس کا جواب دیا گیا۔ اور اس پہلا تماشی نیم رضا کا مضمون درپیش ہوا۔ تیسرا مضمون آپ کا "تقابل نجات" تھا جس کو مذاہب کی کتابوں سے ثابت کیا جا رہا تھا۔ کہ اس اثنا میں مسلمان غیظ و غضب میں آگئے اور کچھ بلڑ اور فساد برپا کرنا چاہا۔ پر خدا کے فضل سے ایسا نہ ہوا لیکن عزیزو اگر ایسے موقعہ پر ہمارے خون سے بیج بویا جاوے تو ہم یقین کرتے ہیں کہ بہت پھل آئیگا سو ہم اپنا خون دینے میں دریغ نہ کریں۔ تمام کلیسیا سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اس خدمت کا بہت سا پھل خداوند کو ملے۔ راقم ونیش پانڈے بلاسپور۔

ستیہ نارائین کی کتھا مشن میں

اس سال اپنے سرمن کی تیاری میں لگ رہے تھے کہ ایک ہمارے یہاں کے لوکل پاسٹر نے "نور افشاں" ۵ اپریل ۱۹۱۸ء سامنے رکھ دیا۔ سرپ اوشک کاریوں کو تیاگ کے نور افشاں پاٹھ کرنے لگے۔ جیوں ہی پانچویں پرشٹ دوتیہ کالم میں پہونچے ہیڈنگ "کتھا یا میلادی مجلسیں" درشٹ پڑا۔ پڑھنے کے ساتھ لیکھنی نے ندا لکھنے بیٹھ گئے۔ ہمارے پاٹھک گن کہیں گے کہ کونسی گھبڑے در گو تھے بھجی (دہن) کتھا ولاسی بھریں ستات پر یہ ہے کہ سنیاسی مشن سے تو کسی نے نوٹس ردا سے انہیں چاہی تھی۔ ہم کو کب لکھنؤ ۱۵ مارچ ۱۹۱۸ء پرشٹ ۵ کالم ۲ پر تم نمبر ۲ میں برادر ای۔ ڈی نارٹن کے لیکھ کو بڑے پریم اور ووبک کی درشٹی سے دیکھے گئے تھے۔ پرنتو آج اپنے لوک مانیہ پریم پریمی بھراتا پی۔ کے۔ ایلبمر سدھو جی۔ اڈیٹر نور افشاں کی رائے دیکھ کے ساہس کرکے لکھنے چلے۔ ہم یاد رکھ مہاشے لکھتے ہیں۔ ہندوستانی مسیحیوں کی طبیعتوں اور مزاجوں اور طرز معاش اور عبادتوں پر جو مغربی پختہ رنگ چڑھا ہوا ہے وہ اُتر سے تو مشرقی رنگ چڑھے۔ ورنہ ایک رنگ پر دوسرا رنگ چڑھانا مشکل ہے۔ اگر چڑھا بھی تو ممکن ہے کہ تیسرا رنگ پیدا ہو جائے۔ ایسے طریق کو وہی پاسٹر اپنا غلط اپنے گرجے یا کلیسیا میں جاری کر سکتا ہے۔ جسے ودیشی رواج کا اور سودیشی دستورات کا خیال ہے۔ اور کلیسیا میں بھی مشرقی عنصر غالب ہو تب وہ محنت اور جانفشانی کرکے اپنے مدعا پر نازاں ہو سکتا ہے۔ ہم یاد رکھ مہاشے جی کی الومتی بہت ہی کچھ پرسنسا یوگیہ ہے اور سنکشیپ میں سب کچھ بتا دیا ہے تو بھی آپ کا دھنیہ واد متر منسٹر بھارتی سنیاسی مشن کچھ کہنا چاہتا ہے۔ آشا ہے کہ برادر ای ڈی نارٹن رڑکی۔ پرسن ہوں گے۔ اور ہمارے پرم پریمی سنگ باشی متر کے سویگیہ کیچر ریورینڈ جے۔ آر۔ چتا مبر ایم۔ اے اڈیٹر "کوکب ہند" لکھنؤ بھی سنیاسی مشن کی الومتی پر اپنی سمتی آنند پورک پرکاش کریں گے۔

ستیہ نارائین کی کتھا کا بھارت ورش میں

ایسا پرچار ہے کہ مورکھ سے گیانی تک بالک سے بوڑھے تک برہمن سے ڈوم تک لبھو اس کرتے ہیں۔ اور جب کبھی سنکٹ اور بپت میں پڑتے ہیں اُس سمے ترت ستیہ نارائین کی کتھا کی مانتا کرتے ہیں۔ اور جب منورتھ پورن ہو جاتا ہے تت کال ہی اپنے پروہت کو بڑے مان اور ستکار سے لا کے ستیہ نارائین کی کتھا کراتے ہیں۔ پروہت جی کو اور برہمنوں کو بھینٹ۔ پوجا۔ دان۔ دکشنا سے مالا مال کر دیتے ہیں۔ لوگوں میں پنچامرت اور پنجیری جن کھاتی ہے۔ متر سو جاتی گیاتی لوگوں کو آنند پورک بھوجن کرائے جاتے ہیں۔ اُس کتھا میں ایسا اُداہرن دیا گیا ہے کہ سوم سے سوم کو دھرم ہیت کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے۔ یہ تو ہوئی اب ہم ستیہ نارائن کی کتھا مشن میں جو نیکی اور نیکنا دکھاتے ہیں۔ ہمارے نو ناہری ناطق پنڈت لوگ جو اپنی پرب دسایق اجات میں رہنمائی کرتے ہیں جل سنسکار (بپتسمہ) لینے کے ساتھ ان ایشیائی رنگ کے لوگوں

ہمیں اپنا کار یہ آزمانہ کر دیں جو یورپی ڈھنگ کو اوتم اور سریشٹ جانتے ہیں۔ ان ہی لوگوں کو اپنا مہمان بنا کے سیلف سپورٹ پاسٹر بن سکتے ہیں۔ اور فارن مشنریز کے بوجھ کو ہلکا کر سکتے ہیں۔

ارتھات اپنا بوجھ آپ اُٹھا سکتے ہیں۔ ایسے پنڈت ہماری ویسٹرن مشن میں بہت ہیں۔ پرنتو یہ سب جب کوری چادر رہے۔ ارتھات گوسرحدیو نزاگت ہونے کے گے ہی ہاتھ ورنہ مغربی رنگ چڑھنے کے بعد ایشیائی رنگ چڑھانا مشکل ہوگا۔ جیسا سمپادک مہاشے "نور افشاں" نے کہا ہے۔ یہ برادر فارن صاحب ایسی منڈلی (جماعت) تیار کریں تو ہم اپنے لشپس محنوں سے آگیا لے کے سنیاسی مشن کے کسی اپدیشک منسٹر کو آپ کی سہائتا کے لئے آنریری مشنری بنا کے بھیج سکتے ہیں۔

اب ہم ساہس کے ساتھ کہتے ہیں کہ ستیہ نارائن کی ستیہ کتھا ہمارے منگل سماچار میں بڑے بستار اور سنکشیپ کے ساتھ ہے اُس کے کہنے سے لوک اور عاک بھیٹ پر جاوینگے۔ یہ پاٹھکوں میں سے کسی نے اپنے روچی پرگھٹ کی تو اسی پترودارا "ستیہ نارائن کی ستیہ کتھا" پر لیکھ لکھا جائیگا۔ وہ بس اپار دہ چھپا۔

آپ کا ریجبھیں (منسٹر سوامی نربھیانند بھارتی۔ اچھاپرم)

مدرسہ علم الٰہی سہارنپور کی نسبت جنرل اسمبلی کی درخواست

دنیا میں چھوٹی و بڑی چیزیں ہزاروں لاکھوں خدا نے پیدا کی ہیں اور سب کسی نہ کسی موقعہ پر انسان کے لئے نہ صرف کارآمد ہیں بلکہ بعض اُن میں سے بہت ضروری اور انسان حیوان اور نباتات کی زندگی کی جان ہیں۔ پر اکثر ہم اُن چیزوں کی بہت قدر و منزلت نہیں کرتے ہیں۔ اس لئے کہ خداوند ان کو مفت عطا کرتا ہے۔ مگر وہ ہمارے لئے سب سے زیادہ مفید اور ضروری ہیں مثلاً ہوا پانی و سورج لیکن ان سب چیزوں کے مفت ہونے کے باعث سے ہم اکثر اُن پر توجہ نہیں کرتے۔ اور نہ ان چیزوں کا اس قدر خیال کرتے ہیں جس قدر چاندی سونے اور جواہرات کا۔ گو یہ چیزیں چاندی سونے بلکہ دنیا کے تمام جواہرات سے قیمتی اور افضل ہیں سبب یہ ہے کہ چاندی اور سونا ہم اسی وقت استعمال کر سکتے ہیں جبکہ ہماری حیات قائم ہو۔ پر ہماری حیات کا قائم رہنا ہوا۔ پانی و سورج پر موقوف ہے پس سونا چاندی وغیرہ کام کی چیزیں تو ہیں مگر ہماری زندگی کا قیام اُن پر ہرگز موقوف نہیں ہے۔ اسی طرح سے کتنی چیزیں ہماری کلیسیا کے لئے درکار ہیں۔ پر اُن میں سے بعض نہایت ضروری اور مفید ہیں۔ پر ہماری کلیسیا اُن کے مفت ہونے کے باعث سے بہت خیال و فکر نہیں کرتی۔ چنانچہ اُن میں سے چند ضروری اور مفید جو ہماری ہند کی کلیسیا کے لئے درکار ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ مشن اسکولس۔ مدرسہ علم الٰہی ہسپتال بائبل سوسائیٹی۔ ٹرکٹ سوسائٹی۔ سنڈے اسکولس کرسچن انڈیپنڈنٹ وغیرہ یہ تمام کلیسیا کی روحانی و جسمانی حاجتوں کے لئے ایسی ہی ضروری ہیں جیسے کہ ہوا پانی و سورج انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ پر کلیسیا نے اُن کی ضرورت اور اُن بڑی برکتوں کا خیال اب تک بہت کم کیا ہے۔ کیونکہ ان میں سے قریباً تمام چیزیں مفت ملتی رہی ہیں۔ اگر غیر ممالک کے مسیحیوں نے یہ تمام چیزیں روحانی زندگی کے لئے ہم کو مہیا نہ کی ہوتیں۔ تو آج ہمارے لئے کس قدر دشواری ہوتی۔ اور یہ بوجھ اُٹھانا ہمارے لئے کس قدر مشکل بلکہ ناممکن ہوتا۔ مگر خدا کا شکر ہو کہ ہماری کلیسیاؤں کا یہ بوجھ دوسروں کے سر پر اب تک چلا آتا ہے اور ہماری کلیسیائیں اب تک اس بوجھ سے سبکدوش ہیں۔ مگر کب تک ہم اپنے ان فرائض سے غافل و بے پرواہ رہیں۔ آخر تو یہ بوجھ ہمارا ہی ہے۔ اور ہم ہی کو اُٹھانا ہے۔ اس لئے گذشتہ جنرل اسمبلی منعقدہ دسمبر ۲۰ سنہ ۱۹۱۷ء میں جو ناگپور میں فراہم ہوئی ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ ہمارے مدرسہ علم الٰہی اور اُس کے کام کے متعلق بدیں غرض کہ اُس کی نسبت گہری دلچسپی اور ہمدردی پیدا کی جائے۔ جنرل اسمبلی کلیسیاؤں سے سفارش کرتی ہے کہ ماہ اپریل کا پہلا اتوار تمام کلیسیاؤں میں مدرسہ علم الٰہی اور اُس کے کام کے لئے دعا کا خاص دن مانا جاوے۔ اور نیز اُن طلبا مدرسہ علم الٰہی کے لئے جو خادمان دین کے عہدہ کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس مضمون پر کلیسیاؤں میں وعظ کئے جاویں اور چندہ اس کام کے لئے فراہم کیا جاوے۔" بہتر تو یہ ہوتا کہ ہماری کلیسیائیں خود ہی اس کام کی امداد میں پہلے قدم بڑھائیں اور جنرل اسمبلی کو ایسا ریزولیوشن پاس نہ کرنا پڑتا۔ مگر افسوس ہے کہ کلیسیائیں کچھ نہ کچھ اس قدر سوئی ہوئی ہیں کہ اُن کو بیدار کرنا پڑا۔ اور گو چندہ کسی قدر اس یورپ کی جنگ عظیم کے موقعہ پر مانگنا جبکہ چیزیں کھانے و پینے کی دو چند کے قریب گراں ہیں۔ بے وقت معلوم ہوتا ہے۔ مگر تاہم کتنے خوشحال مسیحیوں کے لئے بے وقت نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ہماری مصیبت و ملک کی گرانی اُس درجہ تک نہیں ہے جیسی کہ آج یورپ و امریکہ میں ہے۔ مگر شاباش اور صد آفریں اُن یورپین اور امریکن مسیحیوں پر جو باوجود اس سخت مصیبت و گرانی کے ہمارے ملک کے اس کام کو چلا رہے ہیں۔ جو انہوں نے اس ملک کے مسیحیوں کے لئے جاری کر رکھا ہے۔ تو پھر اس موقعہ پر جبکہ ہمارے سر پر نہ جنگ کی خوفناک مصیبت ہے۔ اور نہ اُس کے خرچ کا بار ہے۔ اور نہ اُس قدر گرانی ہے جو یورپ میں ہو رہی ہے تو کیوں اس موقعہ پر ہم اس کام میں جو ہماری جنرل اسمبلی کی طرف سے درخواست کی گئی ہے مدد دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔ ممکن ہے کہ بعض یہ کہیں کہ مشن کا یہ کام ہے کہ وہ اُس کو چلاوے اور اُس کا بار بھی خود

ہی اُٹھا دے۔ مگر تاہم بعض وجوہات سے یہ نہایت مناسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہماری کلیسیائیں اس کام میں مشن کی مدد کریں۔ چنانچہ حسب ذیل وجوہات عرض کرتا ہوں (۱) چونکہ امریکہ نے جہاں سے اس مدرسہ کا پورا خرچ آتا ہے۔ اُس نے یورپ کی لڑائی میں محض ہمدردی اور راستی کے قائم کرنے کی غرض سے اپنے ملک سے کروڑوں روپیہ کی امداد دی ہے اور کروڑوں روپیہ خرچ کر کے اپنے ملک سے فوج بھی بھیج دی ہے۔ اور آئندہ بھیجتی رہیگی جس کے خرچ کا بالفعل اندازہ لگانا مشکل ہے۔ تو کیا ہماری کلیسیا کا یہ فرض نہیں کہ ایسے موقعہ پر اس مدرسہ کی مدد کرے۔

(۲) اس مدرسہ میں گو طالب علم مشن کی خدمت کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ پر یہ خیال رکھنا مناسب بلکہ ضروری ہے۔ کہ ہمارے ہی ہموطن اور ہماری ہی کلیسیاؤں کے جوان اس میں تعلیم پاکر ملک ہندوستان کی روحانی تعلیم کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ جن کی خدمت اور کام کا نتیجہ آئندہ میں ہماری کلیسیائیں حاصل کرینگی۔ اور انہیں میں سے کتنے پاسٹرز ہیں کہ ہماری کلیسیاؤں کے لئے برکت کا باعث ہونگے

(۳) گو کام تو ہمارا ہے کہ ہم اپنے ملک کے لئے ایسا مدرسہ جاری کریں اور اس کا خرچ بھی اپنے ذمہ لیں۔ مگر چونکہ اب تک مسیحی کلیسیائیں اس قدر دولتمند نہیں ہیں کہ وہ اس بوجھ کو پورے طور پر اٹھا سکیں۔ اس لئے مشن اس کام کو احسان کی راہ سے پورا کر رہی ہے۔ پس اس بڑے احسان و محبت کا جواب کم از کم اس قدر تو ہماری کلیسیاؤں سے ضرور ہونا چاہیئے کہ وہ مشن کے اس کام میں ضرورت کے وقت اس بوجھ کے اُٹھانے میں اپنی اُنگلی کا سہارا دیں ہی لگائیں اور اس طور پر اس احسان اور محبت کا اظہار کریں

(۴) پروفیسر ویلٹی صاحب اپنے خط میں اس امداد کی ضرورت کا سبب یہ بھی بتلاتے ہیں کہ ان دنوں میں ہر چیز گراں ہے۔ اس لئے ان گرانی کے ایام میں قریباً نوسو روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک زائد خرچ طالبعلم(وں) کے وظیفوں میں کرنا پڑیگا۔ اس لئے اس موقعہ پر اگر کلیسیائیں اس بڑے کام میں کچھ نہ کچھ حصّہ لیں تو ہم کو بہت خوشی ہوگی۔ علاوہ اس کے وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ کسی اور کام کے لئے اگر آپ کچھ دیں تو وہ روپیہ اس کام میں صرف کیا جائیگا۔ میں خط کی عبارت سے صاف نہیں بتلا سکتا کہ اور کام سے اُن کا مقصد کیا ہے۔ پر یہ ظاہر ہے کہ مختلف کاموں میں مدد دی جا سکتی ہے۔ مثلاً طالب علموں کے سفر خرچ ہیں۔ انعام دینے ہیں۔ جو اکثر طلبا کے گریجوایٹ ہونے پر دیا جاتا ہے۔ کسی استاد کی تنخواہ دینے میں کچھ حصّہ لیا جا سکتا ہے۔ یا کسی طالبعلم کا وظیفہ دینے میں وغیرہ وغیرہ۔ پس اس ضروری کام میں جبکہ گرانی کثرت سے بڑھ گئی ہے۔ اور طالب علموں کی ضروری حاجتیں مقررہ وظیفہ سے پوری نہیں ہو رہی ہیں تو اُن کی حاجت رفع کرنے میں مدد کی اشد ضرورت ہے

(۵) علاوہ بریں مذکورہ بالا امداد کے جو صرف سال میں ایک بار طلب کیگئی ہے۔ راقم کی دلی خواہش و دعا ہے کہ ہماری تمام کلیسیائیں مگر جو پنجاب یو۔پی اور دیگر صوبجات میں پائی جاتی ہیں چند طالب علموں کا بار اپنے ذمہ لے لیں۔ اور مدرسہ علم الٰہی سہارنپور میں تعلیم کی غرض سے بھیج دیں۔ اور اُن کو اہل اسلام اور آریہ اور ہندو صاحبان کے درمیان خاص خدمت کے لئے تیار کریں۔ اور عربی اور سنسکرت کی زبانوں میں علاوہ علم الٰہی کی تعلیم کے پوری پوری تعلیم کا انتظام کریں۔ کیونکہ ان زبانوں کے حاصل کرنے کی دقت اور ضرورت کے لحاظ سے از حد ضرورت ہے جس کو مشن نے اب تک محسوس نہیں کیا ہے۔ پر ہمارے ہندوستانی مسیحی بھائی اس ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ اور اگر اب تمام کلیسیائیں متحد ہو کر چند طالب علموں کا خرچ اپنے ذمہ لے لیں اور ایک پنڈت اور ایک مولوی کا خرچ بھی کچھ اٹھا لیں تو ہمیں امید قوی ہے کہ ہماری سینیڈ بھی اس کام کو اپنے ذمہ لے لیگی۔ اور ہمارے ملک کی ضرورت موجودہ کو محسوس کر کے پنڈت اور مولوی کی تنخواہ کا بار بھی پورا یا نصف اُٹھائے

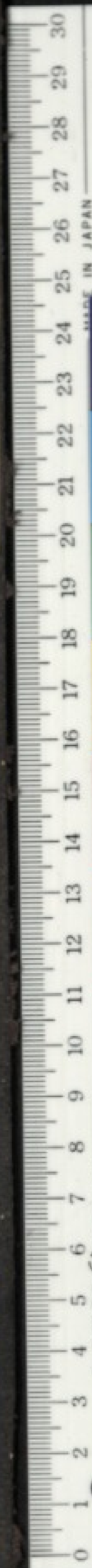
میں اپنے مسیحی بھائیوں اور نور افشاں کے نامہ نگاروں اور ایڈیٹر سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اس امر کو فراموش نہ کریں بلکہ اس امر میں کچھ نہ کچھ لکھتے رہیں تا کہ کلیسیائیں اس ضرورت کے پورا کرنے میں متفق ہو کر ایک خاص فنڈ کھول دیں۔ اور جب وہ اس کام کے لئے کافی ہو تو مدرسہ کو بورڈ میں ایسے کلاس کھولنے کی درخواست کریں۔ علاوہ اس کے کلیسیاؤں کے پاسٹر صاحبان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ کلیسیاؤں میں اس قسم کی تحریک کریں تا کہ اس کام کے لئے کلیسیائیں خاص چندہ کریں۔ اگر قبول افتد ہے عز و شرف۔

راقم۔ جے مکلین۔ پاسٹر مین پوری پریسبیٹیرین چرچ

روحانی جوش

(ایک مسیحی خاتون کے قلم سے از سیالکوٹ چھاؤنی)

ناظرین ہم دیکھتے ہیں کہ پچھلے زمانے کے نبیوں کو اپنی قوم کی کس قدر غیرت اور وہ اپنی قوم کے گناہوں کے لئے کیسا افسوس کرتے تھے۔ اور نہیں چاہتے تھے کہ کوئی بھی روح ان میں سے ہلاک ہو۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ آجکل کتنی روحیں ہمارے چاروں طرف ہلاک ہو رہی ہیں۔ لیکن ہم کو کچھ بھی پرواہ نہیں۔ صرف لڑائی جھگڑوں میں ہی اپنا وقت فضول کھوتے ہیں۔ لیکن اپنے فرض کو نہیں دیکھتے کہ ہمارا فرض کیا ہے۔ کیا یہ ہمارا فرض نہیں کہ اُن کی روحوں کو بچاویں۔ خدا نے ہم کو کلام کا خزانہ دیا ہے تاکہ ہم اوروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ ہم یہ خیال نہ کریں کہ یہ صرف منادوں۔ پادریوں اور بائبل سکھانے والی عورتوں کا ہی کام ہے۔ خدا نے ہم سب کو جو مسیحی کہلاتے ہیں یہ حکم دیا ہے اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم



دوسروں کو خدا کا کلام سنائیں۔ بہت سے غیر مسیحی ہمارے پڑوس میں بستے ہیں لیکن ہم نے کبھی اُن کو خدا کا کلام نہیں سنایا اور کبھی یہ خیال نہیں کیا کہ اُن کی روحوں کا حساب ہم ہی سے لیا جاوے گا۔ عزیز بھائیو اور بہنوں ہمارا بڑا بھاری فرض ہے کہ ہم روحوں کو بچا دیں۔ ایک ایک روح کا حساب ہم سے لیا جائے گا۔ کلام کا جو توڑا خدا نے ہم کو دیا ہے چھپا کر نہ رکھیں۔ بلکہ اس کو استعمال کرکے بڑھائیں۔ کیونکہ وہ دن جلد آنیوالا ہے کہ ہم سے اس کا حساب لیا جاوے گا۔ اُس وقت ہم میں سے کوئی یہ پسند نہ کریگا کہ اس کو یہ جواب ملے کہ اے شریر اور سست نوکر تو نے کیوں توڑے کو چھپا رکھا؟ اب وقت ہے کہ ہم اپنے توڑوں کو استعمال کریں۔ ہاں وہ کلام جو خدا نے ہم کو دیا ہے غیر مسیحیوں کو سنانے میں استعمال کریں اور بڑھائیں۔ عزیزو ہم کو روحوں کے ہلاک ہونے کا رنج ہونا چاہیئے۔ دیکھو یرمیاہ نبی اپنی قوم کے لئے کس قدر نوحہ کرتا ہے۔ اُس کو دن رات چین نہیں آتا تھا۔ آج ہم اپنے دلوں میں سوچیں کہ ہمارے دلوں میں بھی روحوں کے ہلاک ہونے کی ویسی ہی بے چینی ہے۔ افسوس صد افسوس کہ ہم بڑی بے پرواہی کرتے ہیں۔ یرمیاہ نبی کی کتاب ۸ باب ۲۲ آیت میں لکھا ہے کہ کیا جلعاد میں روغن بلسان نہیں ہے۔ کیا وہاں کوئی طبیب نہیں۔ میری قوم کی بیٹی کیوں چنگی نہیں ہوتی۔ آج یہی آواز گونج کر ہمارے کانوں میں آتی ہے کہ کیا ہندوستان میں کوئی طبیب نہیں ہے۔ کیوں اتنی روحیں برباد ہو رہی ہیں۔ عزیز بھائیو بہنوں آؤ ہم سب ملکر کوشش کریں اور روحوں کو بچائیں ہمارے دلوں میں روحانی جوش پیدا ہو۔ اور روحوں کے لئے محبت ہو تب ہم اس کو بچا سکتے ہیں۔ اور مسیح کے پاس لا سکتے ہیں۔ ہم روحوں کے قرض دار ضرور ہیں۔ بلکہ ہم اس قرض کو یہاں پر ادا کریں۔ ورنہ ایک دن آنے والا ہے جبکہ ہم جج کے سامنے پیش ہوں گے۔ پھر کوئی عذر نہ ہوگا۔ اگر ہم سب ملکر دل وجان سے کوشش کرینگے تو امید ہے کہ جلد ہندوستان فتح ہو جاوے گا۔ ہم چپ نہ ہو رہیں۔ اپنی زبان کو بند نہ رکھیں۔ دیکھو یسعیاہ نبی ۶۲ باب ۱ آیت میں لکھا ہے کہ صیہون کی خاطر میں چپ نہ رہوں گا۔ اور یروشلم کی خاطر میں دم نہ لونگا جبتک اُس کی راستبازی نور کی مانند نہ چمکے۔ عزیزو ہمارا ہندوستان ابھی ٹمٹماتا ہوا چراغ ہے۔ ہم بھی چپ نہ رہیں۔ بلکہ کلام کو پھیلا دیں اور جدوجہد کریں۔ دوسروں کے سر پر بھی بیٹھے نہ رہیں۔ میں ایک بات صفائی سے لکھوں گی۔ خواہ کسی کو بری ہی لگے۔ کہ ہمارے ہندوستانی بھائی اکثر زیادہ انگریزوں کو دیکھتے اور اُن کی مدد کے منتظر رہتے ہیں۔ خود کرنا نہیں چاہتے جو کہ بالکل بے سود ہے۔ نہیں بھائیو ہم کو چاہیئے کہ ہم لوگوں کو مسیح کے پاس لادیں تاکہ جلد یہ ہندوستان آفتاب کی مانند چمکے۔ اگر ہم خدا سے مدد مانگ کر اور دل وجان سے اس کوشش میں لگ جاویں تو ہم کو پھل بھی ملیگا۔

(فقط نورافشاں کے لئے)

مسوپوتامیہ

تمہید

جہاں موجودہ جنگ یورپ قتل وغارت۔ قحط و فلاکت۔ ظلم وستم اور رنج والم۔ آہ وزاری اور جملہ خلق خدا کی بیزاری کا باعث ہوا ہے۔ وہاں اُس سے وہ وہ فوائد عجیبہ اور منافع غریبہ بھی حاصل ہوئے ہیں۔ جن کا استحصال زمان امن وامان میں قریباً ناممکن الحصول ہوگیا تھا۔ واللہ اعلم۔ ابھی خزانہ غیب میں کیا کیا حقایق مفیدہ کا وجود مستور وموجود ہے۔ جن کا اُس فاعل حقیقی کو پردہ غیب سے منصۂ شہود پر لانا منظور ومقصود ہے۔ جن مقاصد کی تحصیل کے لئے ہمارے عاقبت اندیش اہل وطن مدت مدید سے ایڑی چوٹی کا سارا زور لگا بیٹھے تھے۔ مگر مطلب برآری نہ ہوئی۔ شان ایزدی دیکھئے کہ موجودہ جنگ کی بدولت اُن کی تعمیل میں آسانی سے ارزانی ہوگئی۔ فائدے یوں تو بہت ہیں۔ لیکن چند ایک کا نام لینا ہی کافی ہوگا۔

(۱) دیسی مسیحیوں اور بنگالیوں کا فوج میں داخلہ

(۲) ہندوستانی پادری صاحبان کا تقرر بعہدۂ چپلین۔

(۳) جملہ اقوام ومذاہب کا یک دل ویک زباں ہوکر وفادار گورنمنٹ کا عملی ثبوت۔

(۴) قیصر جرمن کے اس وہم باطلہ کا ازالہ کہ جنگ چھڑنے سے اہل ہند انگریزوں سے باغی ہو جائینگے۔

(۵) اور سب سے بڑھکر فتح یروشلم کو برکات جتائیں تو ناموزوں نہ ہوگا۔

اگر جنگ نہ چھڑتی۔ تو امن کی صدیوں کے زمانہ میں بھی غیر ممکن اور بعید از قیاس باتیں خیال کی جاتیں۔ لہذا جملہ رعیت انگلشیہ کو بالعموم اور مسیحی دنیا کو بالخصوص انتظامات ایزدی کا تہ دل وجان سے مشکور وممنون ہونا چاہیئے۔ گو فتح بغداد اور یروشلم نے

مسوپوتامیہ کا نام

از سرنو چاردانگ عالم میں زبان زد خاص وعام کردیا ہے اور ساری مہذب دنیا کی آنکھیں سلطنت انگریزی کے تخت اس کے شاندار استقبال پر لگی ہوئی ہیں۔ لیکن یہ ملک کوئی نیا نہیں۔ بلکہ قدیم ترین ہے۔ عین ابتدائے آفرینش عالم سے لیکر آج کے روز تک تواریخی۔ مذہبی۔ تمدنی اور علمی ہردو لحاظ سے اسے ہمیشہ کل دنیا پر بجا فخر رہا ہے۔

آہا!

یہ وہ ملک ہے جہاں سے نور صداقت کی شعاعیں دو ہزار سال ہوئے۔ طلوع ہوکر تیرہ وتاریک دلوں کو آج تک منور کر رہی ہیں۔ لہذا جملہ مسیحی برادری کو اس مقدس سرزمین کے کوائف ماضیہ۔ حالات

حاضرہ اور ترقیات مستقبل کی واقفیت حاصل کرنے کا از حد شوق ہے۔ سو اب ہم ناظرین نور افشاں کی ضیافت طبع کے لئے مختصر سی بحث پیش کرینگے۔

لفظ مسوپوتامیہ

سے ہمارا مفہوم موجودہ جنگ کا وہ وسیع رقبہ ہے جو اس جنگ میں مروج اور مسوپوتامیہ خاص فلسطین تمام اور حصص عرب اور آرمینیا پر مشتمل ہے نہ کہ سکول کی کتاب جغرافیہ کا مسوپوتامیہ۔ بلکہ وہ تمام ملک جو انگریزوں نے اس جنگ میں ترکوں سے فتح کر لیا اور کر رہے ہیں۔

(۱) کوائف ماضیہ

(۱) مذہبی تواریخ

(۱) ۴۰۰۴ قبل مسیح میں اس ملک میں جہاں نسل انسان کے جد امجد بابا آدم پیدا ہوئے۔ سو اس لحاظ سے یہ ملک سارے جہان میں پہلی آباد بستی تھی۔ باغ عدن کے درست محل وقوع کی نسبت عالموں میں اختلاف ہے۔ [illegible] بعض وہ جگہ اب خلیج فارس میں زیر آب ہو گئی لیکن بعضوں کے خیال میں وہ دجلہ اور فرات کے سنگم پر واقعہ تھا۔ لیکن بہر کیف موجودہ دریائے دجلہ اور فرات چھ ہزار سال کی عمر گذارتے ہوئے اس جنت الفردوس کی ہستی کے چشمدید شاہد موجود ہیں جو اس کی سیرابی کیا کرتے تھے۔

(۲) (۲۳۴۸ ق۔م) بائبل کا مشہور و معروف طوفان آیا۔ جب چالیس دن کی جھڑی لگی اور سب بلند پہاڑ چھپ گئے۔ جس میں صرف نوح اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے بچے۔ اور پانی ۱۵۰ دن تک زمین پر رہا۔ کوہ اراراٹ بھی اسی علاقہ میں واقعہ ہے جس کی چوٹیاں سب سے پہلے دکھائی دیں (باقی آئندہ)

راقم [illegible] خان

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔ مینیجر

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ " " عـه

غیر ممالک سے " " عـه

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ⅛ حصہ	۸؍	عـ	عـه
چوتھائی کالم	عـ	لعه	عـه
نصف کالم	لعه	عـه	عـه
پورا کالم	عـه	عـه	عـه
پورا صفحہ	عـه	عـه	۱ عـه

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

پادری سی ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] برادرز چھپا